



اسلام میں

# انسانی ہمدردی اور خدمت خلق

قرآن و حدیث کی روشنی میں

قرآنش: عالی جناب الحاج محمد امان اللہ خاں صاحب

ڈاکٹر کٹر چارمینار فرشتگ جیڈی مسئلہ حیدرآباد

مرتبہ

مولانا غلام نبی شاہ نقشبندی قادری

خطیب مسجد سنی پورہ کنگوے سکندر آباد

الناشر: شاہ ایجوکیشن سوسائٹی، حیدرآباد

پتہ: 1209/13-17، یا قوت پورہ ۲۳ فون: 4561210

ہدیہ = 4.00

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خدا کے بندے تو ہیں ہزاروں بنوں میں پھرتے ہیں مارے مارے  
میں اس کا بندہ بنوں گا جس کو خدا کے بندوں سے پیار ہوگا  
اسلام میں

## خدمت خلق اور انسانی ہمدردی

تمام انسان ایک ہی خاندان

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا  
زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ  
وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا. (النساء: ۱)

ترجمہ: اے لوگو! اپنے پروردگار سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان  
(آدم) سے پیدا کیا اور اسی میں سے اس کا جوڑا (حوّا) بنایا اور ان  
دونوں سے بہت سے مرد عورت پھیلادئے اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو جس  
کے نام پر تم مانگتے ہو اور رشتوں کا لحاظ رکھو بے شک اللہ تعالیٰ تمہیں ہر  
وقت دیکھ رہا ہے۔

تشریح: یہ بات واضح ہو چکی کہ سارے انسان ایک باپ حضرت  
آدم علیہ السلام ہی کی اولاد ہیں تو ایک انسان دوسرے انسان کیساتھ دردمندی  
کیساتھ خدمت انجام دینا چاہئے یہ ہر انسان کا فریضہ ہے۔

ورنہ انسانی ناطے رشتوں کا خیال نہ کرتے ہوئے قطع رحمی کرنا  
(ناطلوں کا توڑنا) اللہ تعالیٰ کی سخت نافرمانی ہے۔ فقہائے کرام نے

باطلوں کو توڑنا گناہ کبیرہ قرار دیا ہے :-

احادیث میں قرابت داریوں کو ہر صورت قائم رکھنے اور ان کے حقوق ادا کرنے کی بڑی تاکید اور فضیلت آئی ہے جسے صلہ رحمی فرمایا گیا ہے۔

انسانی ہمدردی کیلئے مال خرچ کرو

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَنْفِقُوا مِمَّا رَزَقْنَاكُمْ قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَكُمْ يَوْمٌ لَا يَبِيعُ فِيهِ  
وَلَا خَلَّةٌ وَلَا شَفَاعَةٌ وَالْكَافِرُونَ هُمُ الظَّالِمُونَ. البقرہ-۲۵۴

ترجمہ :- اے ایمان والو! جو ہم نے تمہیں دے رکھا ہے اس میں سے خرچ کرتے رہو اس سے پہلے کہ وہ دن آئے جس میں نہ تجارت ہے نہ دوستی اور شفاعت اور کافر ہی ظالم ہیں۔

تفسیر، انسان کا سارا مال و متاع اللہ تعالیٰ کا ہی دیا ہوا ہے حتیٰ کہ انسان کی جان بھی اللہ تعالیٰ کی ہی دی ہوئی ہے یہاں صرف مال کو رمضانے الٰہی کیلئے (انسانی ہمدردی کیلئے) خرچ کر نیک حکم ہو رہا ہے اور ایمان کا تقاضہ ہی اللہ تعالیٰ کے احکام کی تعمیل یعنی حق اللہ اور حق العباد کی ادائیگی ہے اور ایمان والوں نے رمضانے الٰہی کیلئے - زودیا - گھر دیا اور سر بھی دیکر کچھ لگے :-

جان دی ، دی ہوئی اسی کی تھی  
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

غربا و مساکین کے حقوق نہ دینے پر قرالھی

اَنَابَلُونَهُمْ كَمَا بَلَوْنَا اَصْحَبَ الْجَنَّةِ اِذْ قَسَمُوا لِيَصْرُ مِنْهَا مُصْبِحِينَ ۝  
 وَلَا يَسْتَشْنُونَ ۝ فَطَافَ عَلَيْهَا طَائِفٌ مِّن رَّبِّكَ وَهُمْ نَائِمُونَ ۝  
 فَاصْبَحْتَ كَالْصَّرِيمِ ۝ فَتَادُوا مُصْبِحِينَ ۝ اِنْ اَعْدُوْا اَعْلٰى حَرْتِكُمْ اِنْ  
 كُنْتُمْ صَارِمِينَ ۝ فَانْطَلَقُوا وَهُمْ يَتَخَفَتُونَ ۝ اَلَا يَدْخُلُهَا الْيَوْمَ عَلَيْكُمْ  
 مَسْكِيْنَ ۝ وَاعْدُوْا اَعْلٰى حَرَدٍ قَدْرَيْنِ ۝ فَلَمَّارَوْهَا قَالُوا اِنَّا لَضَالُّونَ ۝  
 بَلْ نَحْنُ مَحْرُومُونَ ۝ (قلم ۶۸، ۱۰۱ تا ۲۰۷)

ترجمہ :- بیشک ہم نے انھیں آزمایا جس طرح ہم نے باغ والوں کو  
 آزمایا تھا جبکہ انھوں نے قسمیں کھائیں کہ صبح ہوتے ہی اس باغ کے پھل  
 اتار لینگے۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ نہ کہا۔ پس اس پر تیرے رب کی جانب سے ایک  
 بلا چاروں طرف گھوم گئی اور یہ سو ہی رہے تھے۔ پس وہ باغ ایسا ہو گیا جیسے  
 کئی ہوئی کھیتی۔ اب صبح ہوتے ہی انھوں نے ایک دوسرے کو آوازیں دیں۔  
 کہ اگر تھیں پھل اتارنے ہیں تو اپنی کھیتی پر سویرے ہی چل پڑو۔ پھر یہ چپکے  
 چپکے باتیں کرتے ہوئے چلے کہ آج کے دن کوئی مسکین تمہارے پاس  
 آنے نہ پائے۔ اور لپکے ہوئے صبح صبح گئے (سمجھ رہے تھے) کہ ہم قابو  
 پا گئے۔ جب انھوں نے باغ دیکھا تو کھنے لگے کہ یقیناً ہم راستہ بھول گئے۔  
 نہیں نہیں ہماری قسمت پھوٹ گئی۔

تشریح :- باغ والوں کا قصہ عربوں میں مشہور تھا یہ باغ صنعا (مین)  
 میں تھا اس باغ کا مالک اسکی پیداوار میں غربا و مساکین پر بھی خرچ کرتا تھا

لیکن اسکے مرنے کے بعد اسکی اولاد اسکی وارث بنی تو انھوں نے کہا کہ ہمارے اپنے اخراجات ہی بمشکل پورے ہوتے ہیں ہم اسکی آمدنی میں سے مساکین اور سائلین کو کس طرح دیں؟ پس اس بد نیتی پر اللہ تعالیٰ نے اس باغ کو تباہ و برباد کر دیا یہ واقعہ عیسیٰ علیہ السلام کے آسمانوں پر اٹھائے جانے کے تھوڑے عرصے بعد ہی پیش آیا۔ لہذا غریب و مساکین کا حق عشر (دسواں حصہ) ہر گز نہیں روکنا چاہیے ورنہ دنیا ہی میں ذلت و رسوائی کیساتھ قرالہی نازل ہو کر غیر معمولی نقصان کا قوی اندیشہ ہے۔

دے جو محتاجوں کو دینا ہے کہ ہے فرصت ابھی  
ڈھونڈتا ہے گود میں قارون گدا ملتا نہیں

## محتاج کو کھلانے کا ثواب

اَوْ اطْعَامٌ فِیْ یَوْمٍ فِیْ مَسْغَبَةٍۢ یَّتِمُّ اَزَا مَقْرَبَةٍۢ اَوْ مِسْكِيْنًا ذَا مَتْرَبَةٍۢ  
(البلد- ۱۶) ترجمہ: یا کھلانا بھوک کے دن میں یتیم کو قرابت والا ہے، یا محتاج کو جو خاک میں مل رہا ہے (یعنی بے گھر بے سہارا فرش خاک پر پڑا ہو) تفسیر: بھوکے کو کھانا کھلانا بہت بڑا ثواب ہے اور کھانا کھلانا کسی کو بھی ہو ثواب سے خالی نہیں مگر بعض کو کھلانا بڑا ثواب بن جاتا ہے اس لئے بڑے ثواب کو حاصل کرنے کیلئے فرمایا یتیم کو کھانا کھلایا جائے جسکے ساتھ رشتہ ہو اسکو کھلانا دہرا ثواب ہے۔ ایک بھوکے کا پیٹ بھرنا دہرا رشتہ دہرا صلہ رحمی اور اسکا حق ادا کرنا۔

تشریح۔ بھوکے پیاسے انسان بلا امتیاز مذہب و ملت حتیٰ کہ حیوان وغیرہ  
 بھی اللہ تعالیٰ کا ہی کنبہ (مخلوق) ہے پس ہر جاندار کیساتھ نیک سلوک یعنی  
 اسکی ضرورت کو پوری کرنے میں اللہ تعالیٰ کی خوشنودی ہے۔

الْإِيمَانُ بَطْعٌ وَسَبْعُونَ شُعْبَةً فَأَفْضَلُهَا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَدْنَاهَا إِمَامَةُ  
 الْأَذْيَبِ عَنِ الطَّرِيقِ وَالْحَيَاءُ شُعْبَةُ الْإِيمَانِ۔ (بخاری و مسلم)

ایمان کی ستر شاخیں ہیں سب سے افضل نیکی توحید رسالت اقرار  
 اور سب سے چھوٹی نیکی راستے سے تکلیف وہ چیز کو ہٹا دینا ہے۔

تشریح در راستے سے ٹھیکری، پتھر، پکا اور کانٹی وغیرہ جس سے راہ گیر  
 یعنی راستہ چلنے والوں کو تکلیف ہوتی ہے ہٹا دینا بھی نیک کام ہے یہ عمل  
 بھی خدمت خلق اور انسانی ہمدردی میں شمار ہو گا اس پھولے سے عمل سے  
 بھی رضائے الہی نصیب ہو سکتی ہے۔

خبردار مکانوں یا دکانوں کے سامنے من مانے اپنے ذاتی مفاد کیلئے

بے جا طور پر آگے بڑھ جانا چبوترے، سیردھیاں وغیرہ بنا کر راستے تنگ  
 کر کے خلق الہی کو تکلیف دینے والا اخلاق، قانون اور مذہب کی نظر میں  
 بھی مجرم ہے۔

## پڑوسیوں کے حقوق

وَاعْبُدُوا اللَّهَ وَاعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَبِالْوَالِدَيْنِ  
 إِحْسَانًا وَبِذِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسْكِينِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبَىٰ

وَالْبَارِئُ الْجُنُبُ وَالصَّاحِبُ بِالْجَنُبِ وَابْنُ السَّبِيلِ وَمَا مَلَكَتْ  
أَيْمَانُكُمْ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ مَن كَانَ مُخْتَالًا فَخُورًا (النساء: ۳۶)

ترجمہ :- اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک  
نہ کرو اور مانتاپ کیساتھ سلوک و احسان کرو اور رشتہ داروں سے اور یتیموں  
سے اور مسکینوں سے اور قرابت دار، ہمسایہ سے اور اجنبی، ہمسائے سے اور  
پہلو کے ساتھی اور راہ کے مسافر سے اور ان سے جن کے مالک تم ہیں (غلام  
- کنیز - ماتحت) اور یقیناً اللہ تعالیٰ تکبر کرنے والوں اور شیخی خوروں کو پسند نہیں  
فرماتا۔

تفسیر :- اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو شرک سے دور رہو والدین، رشتہ  
داروں یتیموں، بیواؤں، مسکینوں اور بالخصوص رشتہ دار، ہمسایوں اور اجنبی  
ہمسایوں اور دوست و احباب سے حسن سلوک کرو اور اپنے مکانوں، دکانوں  
کارخانوں وغیرہ کے نوکروں، سیبھی حسن سلوک کیا کرو۔ تکبر گھمنڈ اور شیخی  
سے بچو۔ جسکے دل میں رانی برابر تکبر ہو گا وہ جنت میں نہ جائیگا (معارف  
القرآن - نعیمی وغیرہ)

### پڑوسیوں کے اقسام

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پڑوسی کے ۳ قسم ہیں  
۱۔ مسلمان، پڑوسی، رشتہ دار ۲۔ مسلمان پڑوسی ۳۔ غیر مسلم پڑوسی  
پہلی قسم: پہلی قسم کے پڑوسی کے ۳ حقوق ہیں ایک حق مسلمان کا  
دوسرا حق پڑوسی کا تبسیرا حق رشتہ داری کا۔  
دوسری قسم: دوسری قسم کے پڑوسی کے ۲ حقوق ہیں پہلا مسلمان



کا دوسرا پڑوسی ہونے کا۔

**تیسری قسم:** تیسری قسم کے پڑوسی کا صرف ایک حق ہے وہ غیر مسلم پڑوسی کا

محله میں اچھا پڑوسی: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی محلے کے لوگوں میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے افضل و بہتر شخص وہ ہے جو اپنے پڑوسی کے حق میں بہتر ہو (ترمذی۔ مسند احمد۔ معارف القرآن۔ ج ۲۔ ص ۳۱۲)

**پڑوسی کی خبر گیری:** اس امر پر سب کا اتفاق ہے کہ پڑوسی خواہ قریب ہو یا بعید رشتہ دار ہو یا غیر اور یا مسلم ہو یا غیر مسلم بہر حال میں اس کا حق ہے کہ بقدر استطاعت اسکی امداد و اعانت اور خبر گیری لازم ہے۔

(معارف القرآن ج ۲۔ ص ۳۱۲)

**پڑوسی کی اہمیت:** ام المومنین بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبریل علیہ السلام نے مجھے پڑوسی کے متعلق مسلسل تاکید کرتے رہے حتیٰ کہ میں نے یہ گمان کیا کہ شاید وہ ایسی کو وراثت قرار دینگے (الادب المفردہ۔ ص ۱۱۰ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ)

**بھوکا نہ رکھو:** حضرت عبداللہ ابن عباس اور حضرت عبداللہ ابن زرارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے وہ مسلمان نہیں جو خود پیٹ بھر کھائے

اور ہمسایہ بھوکا ہو۔ (الادب المفرد۔ ۶۱)

سالن دو: ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب گھر میں شور بہ پکادیں اور اس میں پانی زیادہ ہو جائے تو اپنے ہمسایہ کو دید و اپنے ہمسایوں کو تقسیم کر دو۔ (الادب ص ۶۲)

پڑوسی کو تکلیف نہ دو: ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اللہ تعالیٰ کی ایمان نہیں لایا (اسی طرح) تین مرتبہ فرمایا (یعنی کامل ایمان)

پوچھا گیا کہ یا رسول اللہ! کون شخص ایمان نہیں لاتا تو فرمایا وہ شخص جو اللہ تعالیٰ پر پورہ ایمان نہیں لاتا جس کے ہمسائے اس کی برائیوں سے مامون و محفوظ نہ ہوں۔ (مشکوٰۃ المصابیح۔ جلد دوم۔ ۴۷۸۔ بخاری مسلم)

تشریح: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا صرف ایک مرتبہ فرمانا ہی بہت کافی تھا لیکن باوازا بلند تین مرتبہ اہمیت کیساتھ فرمایا کس قدر تاکید ہے ہر مسلمان کیلئے لمحہ فکریہ ہے خبردار! دربار رسالت ماب صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر فرمان انسانی سلامتی کیلئے آب حیات ہے بشرطیکہ تیرے دل میں اتر جائے میری بات

خوشخبری! ہر ایمان والا اپنے ۴ پڑوسیوں کو حسن ظن اور حسن سلوک سے خوش رکھے تو سارا عالم خوشحال ہو کر امن و سلامتی کی فضا عام ہو جائیگی۔ ۶۔ کاش گلشن میں سمجھتا کوئی فریاد اسکی

پڑوسی کو ستانے والا جہنمی ہے: ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ کیا فلاں عورت سے ساری رات نمازیں پڑھتی ہے دن کو روزے رکھتی ہے اور صدقہ بھی دیتی ہے اور ہمسایوں کو زبان سے دکھ پہنچاتی ہے اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس میں کوئی بھلائی نہیں وہ جہنم والیوں میں سے ہے۔ (الادب المفرد۔ امام بخاری)

تشریح:- دین اسلام کی تمام عبادات کا مقصد خلق الہی کیساتھ اخلاق کریمانہ اور ملنساری اور انسانی ہمدردی کے جذبات کو پروان چڑھانا ہے اگر عابد و زاہد اپنے رشتہ داروں یا پڑوسیوں کو ہاتھ زبان اور سلوک سے دکھ پہنچا رہا ہو تو سمجھ لو کہ اسکی عبادات میں کھوٹ ہے اور یہ کھوٹ اسکو جہنم میں لیجائیگی۔

۴ پڑوسی: اگر گھر کے ۴ پڑوسی / ۴ گھر کے ۱۶ گھر پڑوسی / ۱ محلے کے ۴ محلے پڑوسی / ایک گاؤں کے ۴ گاؤں پڑوسی / ۱ قصبہ کے ۴ قصبات پڑوسی صرف پڑوسی کو خوش رکھنے پر سارا عالم پر سکون اور خوشحال ہو جائیگا۔

## خدمت خلق سے رضائے الہی

عیادت کرو: ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بندوں سے فرمایا کہ

اے ابن آدم! میں بیمار ہوا تو نے میری عیادت نہیں کی بندہ کھسکا یا اللہ! تو رب العلمین ہے میں کس طرح تیری عیادت کرتا اللہ تعالیٰ فرمائیگا کہ کیا تجھے معلوم نہ تھا اگر تو اسکی عیادت کرتا تو مجھے اس کے پاس پاتا۔  
بھوکوں کو کھلانا: اے ابن آدم! میں نے تجھ سے کھانا طلب کیا لیکن تو نے مجھے کھانا نہیں دیا بندہ کھسکا یا اللہ! تو تو رب العلمین ہے میں تجھے کس طرح کھانا دیتا رب کریم فرمائیگا تجھ سے میرے فلاں بندے نے کھانا طلب کیا تھا لیکن تو نے اسے کھانا نہ کھلایا کیا تجھے یہ معلوم نہ تھا کہ اگر تو اسکو کھانا کھلا دیتا تو اس کا ثواب مجھ سے پاتا۔

پیا سوں کو پلاؤ: اے ابن آدم! میں نے تجھ سے پانی طلب کیا تھا لیکن تو نے مجھے پانی نہ پلایا بندہ کھسکا یا رب میں تجھے کیسے پانی پلاتا تو تو رب العلمین ہے رب کریم فرمائیگا تجھ سے میرے فلاں بندے نے پانی مانگا تھا لیکن تو نے اسکو پانی نہ پلایا کیا تجھے معلوم نہ تھا کہ اگر تو اسکو پانی پلا دیتا تو مجھے اس کے قریب پاتا۔ (صحیح مسلم آداب سنت ص ۵۶)

ایک حدیث شریف کا مفہوم ہے کہ

بھوکے کو کھلاؤ پلاؤ۔ بے کھکے جنت میں چلے جاؤ

مسلمان پر ۵ حقوق: ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ کھتے ہیں رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان پر مسلمان کے ۵ حقوق ہیں۔ ۱۔

سلام کا جواب دینا۔ ۲۔ جنازے کے ساتھ جانا۔ ۳۔ دعوت قبول کرنا۔ ۴۔

چھینکنے والے کو جواب دینا جبکہ وہ الحمد للہ کھے۔ ۵۔ مریض کو پوچھنے جانا۔  
(ابوداؤد۔ ابن ماجہ۔ بخاری و مسلم)

مریض کو خوش کرو: ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب مریض کے پاس جاد تو عمر  
کے بارے میں خوش کن بات کرو کہ یہ کسی چیز کو رد نہ کریگا اور اس  
کے دل کو اچھا معلوم ہوگا۔ (ترمذی ابن ماجہ)

عیادت سے جنت: عن ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال  
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من عاد مریضا نادى مناد  
من السماء طبت وطاب ممشاک وتبوءت من الجنة منزلا (ابن  
ماجہ)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم نے فرمایا کہ جو شخص مریض کی عیادت کو جاتا ہے آسمان سے  
منادی ندا دیتا ہے کہ تو اچھا ہے تیرا چلنا اچھا ہے تو نے جنت کی ایک  
منزل کو اپنا ٹھکانا بنایا۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ)

عن ابی موسیٰ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
اطعموا الجائع وعود المریض وفکو العانی۔

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بھوکوں کو کھانا کھلاؤ۔ مریض کی عیادت کرو

قیدی کو قید سے چھڑاؤ (بخاری، آداب سنت ص ۵۵۸)  
بخاری شریف کی روشنی میں بعض فقہائے کرام نے ان اعمال کو  
واجب کفایہ فرمایا ہے۔

واجب کفایہ : واجب کفایہ وہ واجب ہے کہ جس کو محلے کے چند  
(یا ایک) مسلمان انجام دیدیں تو تمام محلے کے مسلمانوں کی طرف سے  
واجب کفایہ ادا ہو جائیگا ورنہ اگر کوئی بھی ادا نہ کرے تو سب کے سب  
مسلمان گنہگار ہونگے مثلاً بھوکوں کو کھلانا، مریض کی عیادت کرنا اور  
قیدی کو چھڑانا وغیرہ۔

انسانی ہمدردی میں رحمت الہی حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مریض کی  
عیادت کیلئے جاتا ہے تو وہ دریائے رحمت میں غوطہ لگاتا ہے جسوقت  
مریض کے پاس بیٹھتا ہے دریائے رحمت میں غوطہ لگاتا ہے۔ (مسند امام  
احمد آداب سنت ص ۵۶۲)

تشریح :- بلا لحاظ مذہب و ملت انسانی ہمدردی کی بنیاد پر مریض کی مزاج  
پر سی (عیادت) کیلئے جانے والا مسلمان بلاشبہ رحمت الہی میں سر تاپا ڈوب  
جاتا ہے۔

عیادت میں رحمت الہی میں ڈوب جانے کا منظر اس دنیا میں ظاہر  
ہو جاتا تو لوگ جنگی بنیادوں پر عیادت کرنے تیار ہو جاتے  
جنت قریب ہوتی ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اچھی طرح وضو کیا پھر اپنے مسلمان بھائی کے اجر و ثواب کی نیت سے عیادت کی تو اسکو ساٹھ سال کے سفر کے برابر جہنم سے دور کر دیا جائیگا۔ (البدائع و آداب سنت ص ۵۶۳)

تشریح :- مریض کی عیادت سے مسلمان جہنم سے دور بہت دور ہوتا ہوا جنت کے قرب و جوار میں پہنچ جاتا ہے۔

مریض کو خصوصی خوشخبری حضرت عبداللہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک اعرابی کی عیادت کو تشریف لگئے اور عادت کریمہ یہ تھی کہ جس کٹھی مریض کی عیادت کو تشریف لے جاتے تو یہ فرماتے کہ لا باس طہو ر انشاء اللہ تعالیٰ یعنی کوئی خرچ کی بات نہیں کہ یہ مرض انشاء اللہ تعالیٰ گناہوں سے پاک کر نوا لا ہے۔ (صحیح بخاری)

تشریح :- مریض کو خوشخبری سنا دو کہ اسکا مرض اسکو گناہوں سے پاک کرتا ہوا جنت میں درجۃ کی بلندی عطا کرتا ہے۔ بعض احادیث کا مفہوم ہے کہ جب مریض تمام گناہوں سے پاک ہو گیا پھر بھی مرض باقی رہا تو اب اس کیلئے جنت میں درجات کی بلندی عطا ہوتی ہے۔

عن علی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم يقول ما من مسلم يعود مسلماً غدوة الا صلى عليه سبعون الف ملك حتى يمسي وان عادہ عشية الا صلى عليه سبعون ملك حتى يصبح وکان له خريف فی الجنة۔

ترجمہ:- امیر المومنین حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ کھتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مسلمان کسی مسلمان کی عیادت کیلئے صبح کو جاتا ہے تو شام تک ستر ہزار فرشتے اسکے لئے استغفار کرتے ہیں اور شام کو جائے تو صبح تک ستر ہزار فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے ہیں اور اس کیلئے جنت میں ایک باغ ہوگا۔ (ابوداؤد۔ ترمذی)

مریض کو دعا و عن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جاء الرجل یعود مریضا فلیقل اللہم اشف عبدک ینکالک عدوا او یمشی لک الی جنازہ۔ (ابوداؤد)

ترجمہ:- حضرت عبد اللہ ابن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی بیماری کی عیادت کیلئے جائے تو یہ کہے یا اللہ! اپنے بندے کو شفا عطا فرما تاکہ یہ تیرے دشمنوں کو سزا دے یا تیری خوشنودی حاصل کرنے کیلئے جنازے کی مشابعت کرے۔ (آداب سنت ص ۵۵۹)

دور فاروقی میں مثالی خدمات خلق (جمادی الاخر ۱۳ تا عمر ۲۳ سال ۱۰۶ھ)

امیر المومنین حضرت سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسے خلیفۃ المسلمین منتخب ہوئے ہمیشہ ہر وقت آپ کے پیش نظر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اہم فرمان سید القوم خادمہم یعنی قوم کا سردار قوم کا خدمت گذار ہوتا ہے۔ پس آپ بہ نفس نفیس ہمہ تن قوم و ملت کی دردمندی کیساتھ رات کی نیند اور دن کے چہن کی پرواہ کئے بغیر انسانی ہمدردی اور خدمت خلق میں رات دن مصروف ہو گئے۔



نا بینا کی خدمت: سعید بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک صحابی تھے جنگی بینائی جاتی رہی تھی ایک روز حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے کہا کہ آپ جمعہ میں کیوں نہیں آتے انھوں نے کہا میرے پاس آدمی نہیں جو مجھ کو راستہ بتائے پس سنتے ہی آپ نے ان کی خدمت کے لئے ایک آدمی مقرر فرمادیا جو ہمیشہ ان کی خدمت میں رہا کرتا تھا (اسعد الغابہ تذکرہ سعید بن یزید)

معذوروں کی خدمت: امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک مرتبہ لوگوں کو کھانا کھلا رہے تھے ایک شخص کو دیکھا کہ بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے پاس جا کر کہا داہنے ہاتھ سے کھاؤ اس نے کہا جنگ کے موقع میں میرا دایاں ہاتھ جاتا رہا۔ یہ سنتے ہی آپ پر رقت طاری ہو گئی اسکے برابر بیٹھ گئے اور رو رو کر کہنے لگے افسوس کہ تمکو وضو کون کراتا ہوگا سر کون دھلاتا ہوگا کپڑے کون پہناتا ہوگا پھر ایک نوکر مقرر فرمادیا اور اسکے لئے تمام ضروری چیزیں خود مہیا کریں۔ (سیرۃ العمرین)

تشریح: حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایمان کامل کا تقاضہ تھا کہ آپ نے نابینا اور معذور کی خدمت کا انتظام فرمایا۔ ایسا ہی ہر ایمان والے کے دل میں خدمت خلق اور انسانی ہمدردی کا جذبہ ہونا چاہئے ورنہ ایمان کا دعویٰ بے کار ہے۔

ہمدردی میں چوکیداری: حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ ایک دفعہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

رات کو میرے مکان پر آئے میں نے کہا آپ نے کیوں تکلیف کی مجھ کو بلالیا ہوتا۔ فرمایا ابھی مجھ کو معلوم ہوا کہ شہر کے باہر ایک قافلہ اتر رہا ہے لوگ ٹھکے ماندے ہونگے آؤ ہم تم چلکر پہرہ دیں چنانچہ دونوں صاحبان گئے اور رات بھر پہرہ دیتے رہے (الفارق)

جس سال عرب میں قحط پڑا انکی عجیب حالت ہوئی جب تک قحط رہا آپ نے کبھی گوشت کھل و غیرہ لذیذ غذا کبھی نہ کھائی۔ نہایت خشوع اور خضوع سے دعائیں مانگتے تھے کہ اے اللہ! امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میری شامت اعمال سے تباہ نہ کرنا۔

اسلم (آپ کے غلام) کا بیان ہے کہ امیر المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قحط کے زمانے میں جو فکر اور تردد رہتا تھا اس سے قیاس کیا جاتا تھا کہ اگر قحط رفع نہ ہو گا تو وہ اسی غم میں تباہ ہو جائینگے۔

اپنا کرتہ بھی نہ اتارے۔ ایک دفعہ ایک بدو آپ کے پاس آیا اور آپ کا کرتہ مانگنے لگا۔ آپ نے اسکو اپنا کرتہ عطا فرمادیا حالانکہ آپ کے پاس یہ ایک ہی کرتا تھا (سیرۃ النبی)

تشریح یہ مندرجہ بالا واقعات سے صاف صاف ظاہر ہوتا ہے کہ

خدمت خلق اور انسانی ہمدردی کا جذبہ کامل ایمان کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے

مثلاً حسن سلوک امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حسب معمول رات میں کشت لگا رہے تھے۔ ایک جھونپڑی سے آواز

آئی کہ بیٹی آج اونٹنی نے دودھ کم دیا ہے تھوڑا سا پانی ملا دے۔ لیکن بیٹی نے جواب دیا کہ امی! امیر المومنین کا حکم ہے کہ دودھ میں پانی نہ ملانا۔ پھر ماں نے کہا اتنی بڑی رات کو کیا امیر المومنین دیکھنے آئے ہیں ملا دے ملا دے پانی ملا دے یہ سنکر بیٹی نے اپنی ماں کو برجستہ جواب دیا کہ امی جان! امیر المومنین تو یہاں ہمیں نہیں دیکھ رہے ہیں لیکن امیر المومنین کا اور میرا اور تیرا رب اللہ تعالیٰ تو دیکھ رہا ہے لہذا میں ہرگز پانی نہ ملاؤنگی۔

امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ماں بیٹی کی یہ گفتگو سنی تو اس بیٹی سے بے حد خوش ہوئے اور اس جھونپڑی والی بیٹی کو اپنے صاحبزادہ عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نکاح میں دیکر اپنی بہو بنالیا۔

صلے عام ہے یاران نکتہ داں کیلئے  
 نہیں قصہ یہ دلگی کیلئے بلکہ عبرت ہے آدمی کیلئے  
 اکثر و بیشتر راتوں کو نیند خیر باد کر کے شہر میں اور شہر کے قرب و جوار میں نکل جاتے۔ آپ کے ایک غلام (اسلم) کا بیان ہے کہ ایک دفعہ رات میں گشت کرتے ہوئے ہوئے مدینہ منورہ کے قلعہ کے باہر نکلے تو تقریباً ۴ کیلو میٹر دور صرار کے مقام پر کچھ آگ جلتی ہوئی نظر آئی تو وہاں پہنچے تو دیکھا کہ ایک عورت کچھ پکار رہی ہے اس کے

میں بچے بلک بلک کر رو رہے ہیں قریب جا کر حقیقت حال دریافت فرمایا اس نے کہا کئی وقتوں سے بچوں کو کھانا نہیں ملا ان کو بہلانے کیلئے ہانڈی میں پانی ڈال کر چولھے پر رکھ دی ہوں جب یہ بچے روتے روتے ٹھک کر سو جائینگے تو میں بھی بھی تھوڑی نیند لے لوں یہ سنتے ہی امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رات کی تاریکی میں بڑی تیزی سے مدینہ منورہ واپس ہوئے اور بیت المال سے گوشت بھی شد آٹا مہجور اور کچھ چولھا جلانے کا سامان لیکر گھڑا باندھ لیا اور اسلم سے فرمایا کہ یہ بوجھ میرے سر پر اٹھادے۔ اسلم نے کہا امیر المومنین میں حاضر ہوں میں خود لے چلوں گا۔ فرمایا ! اسلم ! کل میدان قیامت میں میرے اعمال کا بوجھ میں ہی اٹھاؤں گا پس مجھے اٹھادے۔ لہذا آپ اپنے سر پر بوجھ اٹھائے ہوئے پھر تیزی کیساتھ صرا رہنچے اور اس عورت کے سامنے رکھ دیا۔ عورت آٹا گوند کر روٹیاں بناتی اور روٹیاں پکانے کے دوران خود امیر المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی چولھا پھونک پھونک کر تیز کر رہے ہیں آپ کی ریش مبارک گھنی تھی چولھے کا دھواں اور چنگاریاں چہرہ مبارک ریش مبارک پر آرہی تھی جب روٹیاں وغیرہ تیار ہو گئے امیر المومنین دور ہٹ کر بیٹھ گئے۔ عورت نے کہا جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا اب آپ جا پئے تو آپ نے فرمایا بی بی ! جن بچوں کو بلک بلک کر روتے ہوئے دیکھا تھا اب انھیں خوش خوش دیکھ لوں۔ تھوڑی ہی دیر

میں بچے پیٹ بھر کھالے اور خوشی خوشی کھیلنے لگے جیسے ہی امیر المومنین واپس ہونے لگے تو عورت نے بے ساختہ کہا۔ امیر المومنین بنے کے آپ حقدار تھے لیکن غلطی سے لوگوں نے عمر کو امیر المومنین بنالیا ( الفاروق ) یہ سنکر آپ نے فرمایا کہ بی بی آپ کل صبح مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کو آنا وہاں تم عمر کو پاؤگی اور تمہارے بچوں کے نام وظیفہ مقرر کروایا جائیگا۔

غریب کی زحلی: امیر المومنین حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ایک دفعہ رات میں کشت فرما رہے تھے کہ ایک جھونپڑی کے باہر ایک بدوی بیٹھا نظر آیا آپ اسکے ساتھ بیٹھ کر ادھر ادھر کی باتیں کرنے لگے ایسے میں یکایک جھونپڑے سے دردناک چیخوں کی آواز آئی آپ نے دریافت فرمایا کون روتا ہے بدو نے کہا عورت کی زحلی کا وقت ہے فرمایا کوئی دایا ہے عرض کیا ہمیں روشنی کیلئے تیل نہیں ہے دایا کہاں سے بلائی جاتی۔ یہ سنتے ہی آپ ابھی دایا بلا لاتا ہوں حکمر اپنے گھر تشریف لائے رات بہت ہو چکی تھی دایا کی تلاش ممکن نہ تھی لہذا اپنی بی بی ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا کہ بی بی! ایک بہت بڑے ثواب کی چیز ہے اگر تم تیار ہو جاؤ تو بڑا اجر عظیم ہو گا یہ سنتے ہی بی بی صاحبہ تیار ہو گئیں ضروری سامان آٹا پنیر گھی زیتون کا تیل شہد روشنی اور چولے کا تمام سامان باندھ لیا فاروق اعظم آگے آگے بی بی ام کلثوم رضی اللہ عنہا

پچھے پچھے جھونپڑے پر پہنچے اور بیوی کو اندر بھیج دیا بی بی صاحبہ نے  
 چراغ لگایا چولہا سلگایا حریص یا علیم تیار کیا حاملہ کو پیٹ پھر پلایا اور دعا  
 میں مشغول ہو گئیں۔ رحمت الہی جوش میں آتی بڑی اسانی سے لڑکا تولد  
 ہو گیا۔ بی بی ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خوشی کی انتہا نہ رہی بے  
 ساختہ عرض کیا امیر المومنین صاحب خانہ کو بیٹے کی مبارک یاد دیدیکھنے  
 فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی خوش سے سجدہ شکر بجالایا لیکن  
 بدو کا نپسنے لگا کہ یہ امیر المومنین ہیں۔ آپ نے اسکو تسلی دی فرمایا  
 گھبراؤ نہیں یہ میرا فریضہ تھا میں نے ادا کیا کل صبح مسجد نبوی صلی اللہ  
 علیہ وسلم میں آنا تمہارے بچے کو بیت المال سے وظیفہ مقرر کر دیا جائیگا۔  
 مسافرین کی خدمت: رات کی تاریکی میں جب کوئی قافلہ مدینہ منورہ  
 کے اطراف و اکناف ٹھہرا ہوا نظر آتا تو اپنے ساتھی صحابہ کرام کو لیکر پہنچ  
 جاتے اور رات بھر قافلے کے اطراف گھومتے ہوئے نگرانی کرتے تاکہ  
 کوئی جانور یا چور ڈاکو وغیرہ کوئی نقصان نہ پہنچا سکے اسی طرح آپکا ہر روز کا  
 معمول تھا کہ رات کی تاریکی میں غریبوں مسافروں اور بیماروں کی خبر  
 گیری کرتے ہوئے خدمات انجام دیتے تھے۔

اسی لئے اقبال علیہ الرحمہ نے فرمایا۔

خدا کے بندے تو ہیں ہزاروں بنوں میں پھرتے ہیں مارے مارے  
 میں اس کا بندہ بنوں گا جس کو خدا کے بندوں سے پیار ہوگا

نوکر چاکر سے سلوک : امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے غلاموں کیساتھ بھی رواداری کا برتاؤ فرمایا کرتے۔

تاریخ اسلام کا مشہور زمانہ واقعہ کے ہے جب آپ کو بیت المقدس بلایا گیا تو آپ نے صرف ایک اونٹ پر سفر فرمایا اور مساوات اور رواداری کا یہ عالم تھا کہ ایک منزل (۲۰ میل) خود اونٹ پر بیٹھتے اور ایک منزل اپنے غلام کو اونٹ پر بٹھا کر خود اونٹ کی نکیل پکڑ کر چلتے۔ جب بیت المقدس میں داخلے کی آخری منزل پر آپ کے غلام کے بیٹھنے کی باری آئی تو آپ نے اپنے غلام کو اونٹ پر بٹھایا اور خود نکیل پکڑ کر چلنے لگے حالانکہ غلام نے آپ سے ہزار ہزار فریاد کی لیکن آپ نے ایک نہ سنی۔

بیت المقدس کے یہودی سربراہ حیران تھے کہ اونٹ پر بیٹھنے والا کون ہے اور اونٹ کی نکیل پکڑ کر چلنے والا کون ہے؟ چنانچہ یہودی سرداروں کو بتادیا گیا کہ امیر المومنین اونٹ کی نکیل پکڑ کر چل رہے ہیں۔ یہودی سرداریہ سنتے ہی اپنی تمام فوج میں اعلان کر دیا کہ بیت المقدس کے قلعہ کے تمام دروازے کھول دو اور قلعہ مسلمانوں کے حوالہ کر دو۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کا ایک ایک لمحہ خدمت خلق اور انسانی ہمدردی سے مامور ہے۔ ان واقعات کو پڑھ کر اور سن کر آج بھی لوگ اسلام قبول کر رہے ہیں۔

جب سن کے غلاموں کی باتیں کفار مسلمان ہوتے ہیں  
کوئی تو بتادے! آقا کے دربار کا عالم کیا ہوگا

## جانوروں سے نیک سلوک

گنہگار عورت : ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک فاحشہ عورت اسکی اتنی سی  
بات پر بخش دی گئی کہ اس نے ایک کنویں پر دیکھا ایک کتا کھڑا ہوا  
ہے جس کی زبان پیاس کی شدت کی وجہ سے باہر نکلی پڑی ہے اور وہ  
مرنے کو ہے اس عورت نے اپنے پاؤں کا موزہ (جوتا) نکالا اور اس کو  
اپنی اورھنی میں باندھ کر کنویں سے پانی نکالا اور اس کتے کو پلایا پس اس  
عمل سے وہ فاحشہ جنتی بن گئی۔ (بخاری و مسلم)

کتے پر رحم کرنا : رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ  
ایک شخص جنگل میں جا رہا تھا اس کو شدت سے پیاس لگی اور وہ ایک  
کنویں میں اترا اور جب پانی پی کر باہر آیا تو کیا دیکھتا ہے ایک کتا پیاس  
سے بے تاب ہو رہا ہے پس وہ شخص پھر دوبارہ کنویں میں اتر آیا اور اپنے  
چمڑے کے جوتے میں پانی بھر لیا چونکہ کنویں میں سرھیاں نہیں تھے  
اس لئے پانی سے بھرا ہوا جوتا منہ میں پکڑ لیا اور ہاتھوں کی مدد سے پانی



بچاتا ہوا کنویں سے باہر آیا اور پیاسے کتے کو پانی پلا دیا۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس شخص کی مغفرت فرمادی یہ سنکر صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا جانوروں کیساتھ نیک سلوک سے اجر و ثواب ملتا ہے فرمایا ہاں ہر جاندار (کی ہمدردی) میں اجر ہے۔ (بخاری و مسلم)

## جانوروں پر بھی سختی نہ کرو

بھوکا پیاسہ نہ رکھو۔ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی علیہ وآلہ وسلم تشریف لے جا رہے تھے راستے میں ایک اونٹ نظر سے گذرا بھوک کی وجہ سے اونٹ کا پیٹ کمر سے لگ رہا تھا یا چارہ خاطر خواہ نہ ہونے سے بے حد لاغر ہو چکا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کر اونٹ بڑبڑانے (رونے) لگا اسکی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس اونٹ کے قریب تشریف لگئے اسکے کانوں پر شفقت سے ہاتھ پھیرا جس سے وہ چپکاسا ہو گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس اونٹ کا مالک کون ہے ایک انصاری تشریف لائے اور عرض کیا یہ اونٹ میرا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے ڈرو یہ اونٹ تمہاری شکایت کر رہا ہے کہ تم اس کو بھوکا رکھتے ہو اور کام زیادہ لیتے ہو (مختلف احادیث)

پرندوں اور چیونٹیوں کو بھی تکلیف نہ دو۔ عبدالممنون بن  
 عبد اللہ رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک سفر میں  
 ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم رفع حاجت کیلئے تشریف لگئے۔ اسی اثناء میں ہم نے حرہ (پرندہ)  
 کے دو بچے پکڑ لئے۔ حرہ آئی اور اپنے پیٹ اور پیروں کو زمین پر لگانے  
 لگی اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے آپ نے  
 فرمایا کہ کس نے اس کے بچوں کو پکڑ کر مصیبت میں ڈالا اس کے بچے  
 واپس کر دو۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چیونٹیوں کے گھروں  
 کو دکھایا جنکو بہنے جلا ڈالا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا چیونٹیوں کو  
 کس نے جلایا ہم نے عرض کیا ہم نے جلایا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے فرمایا مناسب نہیں کہ کوئی آگ کا عذاب دے عذاب صرف

ہی کے شایاں ہے۔ (مشکوٰۃ ج ۲ - ۳۳۶۹ - ابو داؤد)

## انسانی ہمدردی میں حج ملتوی کرنا

حج کی تیاری: حضرت سلیم بن رجیح رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہتے ہیں کہ حج کا ارادہ کر کے کوفہ کے بازار میں پہنچا۔ بازار کی ایک ویران جگہ دیکھا کہ ایک غریب عورت مرے ہوئے خر کا گوشت کاٹ کر لیجا رہی ہے۔ غریب کا منظر: میں سمجھ لیا کہ یہ کوئی بھٹیاری ہے لوگوں یہ پکا کر کھلائگی میں چپکے سے پیچھے پیچھے گیا۔ بہت دور جانے کے بعد وہ عورت ایک بڑے مکان میں داخل ہو گئی تو میں دروازے کے درازوں میں سے اندر دیکھا تو اندر سارا مکان خالی اور تباہ حال نظر آیا فاقہ زدہ چار نوجوان غریب لڑکیاں نظر آئیں وہ مردار گوشت آگ پر بھوننے لگیں تو مجھ سے نہ رہا گیا میں نے پکارا کہ کھا اللہ کی بندو! وہ گوشت نہ کھاؤ وہ گوشت حرام ہے۔ یہ سنکر وہ عورت نے کہا تو کون ہے؟ تو میں نے کہا میرا نام سلیم ہے میں پردیسی ہوں تو عورت نے کہا۔ خدارا ہمارے راز کو فاش نہ کر ہم کو ہمارے رب نے جس حال میں رکھا ہے ہم شکر گزار ہیں میں بے چین ہو کر کھا رہی بی بی! تم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا واسطہ بھلا بتاؤ تو سہی یہ کیا راز ہے۔

عورت نے کہا اگر تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا واسطہ نہ دیتا تو ہمارا راز کبھی فاش نہ کرتے۔ ہم خاندان نبوت کے شریف (سید) ہیں مجھے بیوہ ہو کر تین سال ہو گئے آج ہم پر ۴ روز کا فاقہ ہے۔ اسی لئے یہ گوشت ہم پر حلال ہے۔

انسانیت کا درد: حضرت سلیمان رحمۃ اللہ علیہ سیدانیوں کی یہ درد بھری کیفیت سن کر انتہائی بے چین و بے قراری کی حالت میں روتے ہوئے بازار کو واپس ہوئے۔ حج کا ارادہ ملتوی کر دیا اور کچھ آٹا اور کپڑا وغیرہ خرید کر سودرہم میں سے کچھ درہم کا آٹا اور کپڑا وغیرہ خرید کر باقی درہم کو آٹے میں چھپا کر ان سیدانیوں کے حوالے کر دیا۔

ٹوٹے ہوئے دلوں کی دعائیں: ان سیدانیوں نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کئے اور روتے ہوئے دعائیں دینے لگیں۔ اے اللہ! تو مسلمان کے اگلے پچھلے تمام خطاؤں کو معاف کر دے۔ اسکو دین و دنیا میں اجر دیدے اور اے اللہ! مسلمان کا حشر ہمارے دادا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فرما۔ آمین میں کو فے میں ہی پڑا رہا جب حاجیوں کا قافلہ واپس آیا تو میں ان سے مل کر حج کی مبارکباد پیش کرنے لگا تو ہر حاجی مجھے بھی حج کی مبارکباد دے رہا تھا۔ میں ہر حاجی سے کہتا گیا کہ میں حج کو نہیں آیا۔ حاجیوں نے حنفیہ طور پر کہا کہ ہم تجھے حج کے ہر مقام پر دیکھتے آ رہے ہیں۔ اور ایک حاجی نے یہ کہتے ہوئے مبارکباد پیش کی کہ لے یہ

تھیلی تو نے مسجد نبوی کے باب جبریل کے پاس میرے پاس امانت رکھوائی تھی یہ تیری امانت واپس لے لے۔

غیب سے انعام: میں وہ تھیلی جو مہربند تھی لیکر واپس آیا اور میری حیرانی اور بڑھ گئی جب رات میں سو گیا تو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خواب میں جلوہ گر ہو گئے اور فرمایا۔ سلمن! کیوں تعجب کرتا ہے تو نے میرے غریب و نادار بچپن کی مدد کی تو میں نے تیرے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کی اللہ تعالیٰ نے میری دعا پر تیری صورت کا ایک فرشتہ بنادیا جو تیری طرف سے قیامت تک حج کرتا رہیگا۔ تیری رقم کو دس گنا اضافہ کر کے یہ مہربند تھیلی میں نے ہی تجھے بھیجی ہے حضرت سلمن بن ربیع رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نیند سے بیدار ہو کر تھیلی کھولے تو واقعی اس چھ سودینار (اشرفیاں) موجود تھیں۔ (رشفۃ السادی)

گھر بیٹھے مقبول حج کا ثواب مصر کے کسی علاقہ میں احمد صنّاع نامی ایک موحی تھا حج کی نیت سے روزانہ تھوڑے تھوڑے پیسے جمع کرتا رہا۔ جب رقم مکمل ہو گئی تو حج کی تیاری کرنے لگا۔

احمد صنّاع کے پڑوس میں ایک عالم دین تھے ایک روز ان کے گھر گوشت پکایا جا رہا تھا اسکی حاملہ بیوی نے کہا کہ پڑوس سے کچھ اچھے سالن کی بلا آرہی ہے ذرا مانگ لؤ۔

پڑوسی پر فاقہ: احمد صنّاع سالن مانگنے کیلئے مولانا کے گھر پہنچا تو مولانا

نے کہا احمد صنّاع جو گوشت ہمارے پاس بھنا جا رہا ہے وہ ہمارے لئے  
 حلال ہے اور تمہارے لئے حرام ہے۔ یہ سنکر احمد صنّاع مولانا پر ناراض  
 ہو کر الٹی سیدھی باتیں کرنے لگا۔ مولانا اپنے پڑوسی کی ناراضی پر حقیقت  
 حال بتانے پر مجبور ہو گئے اور فرمانے لگے۔ بھیا احمد صنّاع! خفانہ ہونا ہم  
 پر آج چوتھے دن کا فاقہ ہے وہ مرا ہوا کبوتر کہیں باہر مل گیا تو لالیا اور وہی  
 گوشت بھنا جا رہا ہے۔ احمد صنّاع جیسے ہی اللہ والے کی دردناک آپ  
 بیتی سن فوراً گھر واپس آیا اور اپنی حج کی پونجی ایک تھیلے میں بھر کر مولانا  
 کی خدمت میں پیش کر دیا۔ احمد صنّاع کے تدارانہ آنے پر مولانا صاحب  
 آنسو بہاتے ہوئے دیر تک دعائیں کرتے رہے۔

ٹوٹے ہوئے دلوں کی دعا آن کی آن میں عرش عظیم پر پہنچ جاتی  
 ہے اور رب غفور کی رحمت میں جوش آجاتا ہے اور قدرت کی طرف  
 سے عجیب و غریب انعامات و اکرامات سے نوازا جاتا ہے غریب اللہ  
 والے کیساتھ احمد صنّاع نے جو انسانی ہمدردی کا مظاہرہ کیا اس پر اللہ  
 تعالیٰ خوش ہو کر اس سال کے تمام حاجیوں کا حج قبول فرمایا اور احمد صنّاع  
 کو گھر بھیجے ہزار ہا مقبول حج کا ثواب بھی مل گیا۔ جیسا کہ ایک بڑے  
 عالم دین کے حج کا واقعہ ہے

پیران پیر کے پیر و مرشد کی آپ بیتی

پر خلوص ہمدردی حضرت ابو سعید الخدری رحمۃ اللہ علیہ اپنے مریدوں

اور شاگردوں کیساتھ حج کو تشریف لگئے حج سے فارغ ہو کر بیت اللہ شریف میں مراقبہ کے ذریعہ معلوم ہوا کہ آسمان سے دو فرشتے نازل ہوئے اور کعبہ شریف کے بازو کھڑے ہوئے سوال و جواب میں مصروف ہیں۔ سوال یہ اس سال کتنے حاجی آئے اور کتنے حاجیوں کا حج قبول ہوا۔ جواب یہ ۹ لاکھ ۹۰ ہزار حاجی آئے لیکن ایک کا بھی حج قبول نہیں ہوا لیکن اللہ تعالیٰ شہر مصر کے قریب ایک گاؤں میں رہنے والے موچی کی قربانی سے تمام حاجیوں کا حج قبول فرمایا۔

فرشتوں کا یہ مکالمہ سن کر حضرت ابوسعید الخدری رحمۃ اللہ علیہ احمد صنّاع سے ملاقات کیلئے اسکے گاؤں کو پہنچے اور اسکو خوشخبری سناتے ہوئے مبارکباد دی۔

درد دل کے واسطے پیدا کیا انسان کو  
درد طاعت کے لئے کچھ کم نہ تھے کہ وہ بیان

فرشتے

ناشر: شاہ ایجوکیشنل سوسائٹی حیدر آباد